کرتی ہیں۔

تاجکستان سے روسی اور جرمن آبادی کے ترک سکونت کرجانے سے آبادی کی صورت حال بہت غیر متوازن ہوگئی ہے۔ تربیت یافتہ اساتذہ' ڈاکٹروں' انجینروں اور ماہر کارکنوں کی تعداد بہت ہی کم ہے۔ بچوں کی ایک بڑی فیصد تعداد سکول نہیں جاتی۔ ملک کے وسطی علاقے پر حزب اختلاف کا قبضہ ہے اور وہ ایران یا افغانستان کی طرز کی مسلم جمہوریہ کی تشکیل پر زور دیتی ہے۔ فادر جان کارلوس پر اعتماد ہیں کہ "افغانستان' ایران اور عراق میں مشنری کاموں کے لیے تاجکستان مرکز کا کام دے سکتا ہے۔ اس وقت ایسے پادریوں کی ضرورت ہے جو مقامی زبانوں سے واقف ہوں' تاکہ سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھا سکیں۔" (اومنس ٹیرا' دسمبر ۱۹۹۷ء)

فلسطین: "پاپائی وفد" کی پچاسویں سالگرہ پر ویٹی کن کا پیغام

۱۸ فروری ۱۹۹۷ء کو یروشلم (فلسطین) میں پاپائی وفد کی موجودگی کو پچاس برس پورے ہوگئے ہیں۔ اس موقع پر ویٹی کن میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا اور پوپ جان پال دوم کی جانب سے ویٹی کن کے سیکرٹری آف سٹیٹ کارڈینل اینجلو سوڈانو نے ایک خط جاری کیا۔

ویٹی کن بالعموم ان ملکوں میں "پاپائی وفد" تعینات کرتا ہے جن سے اس کے سفارتی تعلقات نہیں ہوتے۔ یہ وفد متعلقہ ملکوں میں کیتھولک برادریوں کے لیے پوپ کے نمائندہ سمجھے جاتے ہیں جو مقامی چرچ کے حالات سے ویٹی کن کو آگاہ رکھتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے خطے میں تبدیلیوں اور ۱۹۹۱ء میں جاری ہونے والے عمل سے واقعی "امن کی امید" پیدا ہوئی تو ویٹی کن نے اردن اور اسرائیل سے مکمل سفارتی تعلقات استوار کرلیے تھے۔

اگرچہ اس سے نئی صورت حال پر رائے دینے کے حوالے سے پاپائی وفد کی ذمہ داریاں کم ہوگئی ہیں' تاہم پوپ جان پال دوم نے "پاپائی وفد" کو "ویٹی کن کی اس توجہ اور محبت" کی علامت کے طور پر قائم رکھا ہے "جس سے وہ مقامی کیتھولک برادری کو دیکھتے ہیں' اور پوپ ہر وقت جس کے قریب رہنے کی خواہش رکھتے ہیں۔" کارڈینل سوڈانو نے کہا ہے کہ "اس نازک دور میں جب اسرائیلی اور فلسطینی امن و سلامتی کے ساتھ باہم اکٹھے رہنے اور ایک قابل قبول مستقبل کی تلاش میں مشکلات محسوس کررہے ہیں' پوپ نے پاپائی وفد کی تائید کی ہے۔" یہ بات ازحد اہم ہے کہ پاپائی نمائندہ "یروشلم کے مقدس شہر میں مقیم ہے جو بنی نوع انسان کے ایک

بڑے حصے کا روحانی ورثہ اور امن دیک جہتی کی علامت ہے۔"

کارڈینل سوڈانو کے الفاظ میں یروشلم پر "دو قوموں کا دعویٰ ہے کہ یہ ان کا دارالحکومت ہے اور تین مذاہب کے پیروکار اسے اپنا روحانی وطن خیال کرتے ہیں' مگر بدقسمتی سے یہ اب تک مسلسل عداوت کا مرکز بنا ہوا ہے۔" اگر یہ عداوت تشدد کی شکل میں نہیں' تو کم از کم "کسی ایک قوم کے بلاشرکت غیرے ملکیت کے دعوے" کی شکل میں ضرور دیکھی جاسکتی ہے۔

کارڈینل سوڈانو کی رائے میں یروشلم میں "پاپائی وفد" کی موجودگی "پوپ کی جانب سے تمام بنی نوع انسان کے نام ایک دعوت ہے کہ مقدس شہر کو اپنے کار مفوضہ کے لیے خود فیصلہ کرنے دیا جائے اور کار مفوضہ یہ ہے وہ اپنے باسیوں کے لیے امن و آزادی کا گہوارہ ہو' اور پوری دنیا کے لیے عبادت' میل جول اور مکالمے کی جگہ بنے" مگر "اس وقت تو یہ صرف محض ایک امید ہے۔"

مصر: ایونجلازم کی پیش رفت

ایونجلیکل جریدے "کرسچینٹی ٹوڈے" نے ۱۱ اگست ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں "شہیدوں کا چرچ" کے زیر عنوان مصر کے قبطیوں اور دوسرے مسیحیوں کے بارے میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔ مضمون کی ذیلی سرخی ہے۔ "قبطی امتیازی سلوک' قانونی پابندیوں اور قتل و غارت کے علی الرغم پھل پھول رہے ہیں۔" اس سرخی سے مندرجات کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مصر کے قبطی مسیحیوں کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے' اس کی تلخیص پیش کی جاتی ہے۔ مدیر

اگرچہ مشرق وسطی کی مسیحی برادری کو اولاً" لوگوں کے بیرون ملک نقل مکانی کرنے' اور ثانیاً" مسلمانوں کے ساتھ شادی بیاہ کرنے سے سخت نقصان پہنچا ہے' تاہم مصر کے میتھوڈسٹ' پرسبٹرین' پینٹے کوسٹل اور آرتھوڈوکس چرچوں کے ارکان میں نمایاں اضافہ ہورہا ہے' اور نئے چرچ وجود میں آرہے ہیں۔

مصر میں مسیحی پیغام کی اشاعت کے حوالے سے ایک نمایاں پرسبٹرین پاسٹر جناب مینس عبدالنور نے کہا: "میرا خیال ہے کہ خداوند ہماری ایمانی کمزوری کے الٹ کام کرتا ہے۔ خداوند کی مشیت بڑا کام چاہتی ہے۔ ہم اس کی مشیت کے مطابق تیزی سے کام نہیں کرسکتے۔"